نعت

خلاصہ:

یہ نظم 'نعت' شاعر ماؔہر القادری صاحب نے لکھی ہے۔ اس نظم میں شاعر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس عظیم ہستی پر سلامتی ہو جس نے محتاجوں کی مدد کی۔ جس نے بادشاہی میں بھی فقیری کی۔ جس نے زخم کھا کر بھی پھول برسائے۔ اس پر سلامتی ہو جس نے گالیاں کھا کر بھی لوگوں کو دُعائیں دیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ اس پر سلامتی ہو جو ہر وقت سچی بات کہتا تھا۔ وہ ایک ایسی ذات ہے جو پوری انسانیت کی شان ہے۔

سلام اس پر جو خود تو بھوکا رہتا تھا لیکن اوروں کو کھانا کھلاتا تھا۔ اس ذات پر سلامتی ہو جس نے بُرے لوگوں کو بھی اپنا بنایا۔

(الف) سوالات کے جوابات لکھیے:۔

سوال(۱): نعت کسے کہتے ہیں؟

جواب(۱): جس نظم میں حضرت محمد ﷺ کی تعریف کی گئی ہو وہ نعت کہلاتی ہے۔

سوال(۲): حضور ﷺ کو فخرِ آدمیّت کیوں کہا گیا ہے؟

جواب(۲): حضور ﷺ کی سچائی، سادگی، ایمانداری اور اعلیٰ اخلاق سارے انسانوں کے لئے مثال اور سبق ہیں۔ اس لئے اُن کو فخرِ آدمیّت کہا گیا ہے۔

سوال(۳): اس نظم میں حضور ﷺ کی جو صفات بیان کی گئی ہیں، اُن میں سے کوئی پانچ اپنے الفاظ میں لکھیے؟

جواب (۳): حضورﷺ کی جو صفات بیان کی گئی ہیں اُن میں پانچ صفات درج ذیل ہیں:

۱: آپﷺ بیکسوں کی مدد کیا کرتے تھے۔

۲: آپﷺ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔

۳: آپﷺ بھوکوں کو کھلایا کرتے تھے۔

۴: آپﷺ برائی کا بدلہ اچھائی سے دیتے تھے۔

۵: آپﷺ اسیروں کو آزاد کرواتے تھے۔

سوال (۴): نظم کے آخری مصرعے کا مطلب اپنے الفاظ میں لکھئے؟

جواب (۴): نظم کے آخری مصرعے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمدﷺ نے چاروں طرف نیکیاں پھیلائیں۔ ہر ایک کے ساتھ اچھائی کی۔ بُرے لوگوں کو بھی اپنا بنایا اور انہیں سیدھی راہ دکھائی۔

(ب) خالی جگہوں کو پُر کیجئے:

(۱) سلام اُس پر جو ٹوٹے ہوئے حُجرے میں رہتا تھا۔

(۲) سلام اُس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں۔

(۳) سلام اُس پر کہ دُشمن کو حیاتِ جاوداں دے دی۔

(۴) سلام اُس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اُٹھاتا تھا۔

(۵) سلام اُس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی

بھلے اور بُرے کی پہچان

خلاصہ:

بھلے آدمی سادہ مزاج رکھتے ہیں اور جو کچھ خدا نے دیا ہے اس پر راضی رہتے ہیں دنیا کی خواہشوں سے آزاد ہوتے ہیں ہر حال میں خوش رہتے ہیں۔سب کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آتے ہیں کسی سے دشمنی نہیں رکھتے۔وہ غریبوں پر مہربانی کرتے ہیں۔کسی سے ایسی بات نہیں کہتے جو اس کو بری معلوم ہو۔

اب تم برے آدمی کا بھی کچھ ذکر سن لو۔کبھی تم بھول کر بھی ان کی صحبت میں نہ بیٹھو۔ ان سے تم کو ہمیشہ تکلیف ہی پہنچے گی۔جو ان کے ساتھ بھلائی کرے اس کے ساتھ وہ برائی کرتے ہیں۔وہ اوروں کو تکلیف دیتے ہیں۔

نیک انسان چاند اور سورج کی طرح چمک کر سکوں اور آرام پہنچاتے ہیں۔دنیا میں کوئی عذاب اس کے برابر نہیں کہ دوسروں کو دکھ پہنچایا جائے۔

(الف) سوالات کے جوابات لکھیے:۔

سوال(۱): بھلے آدمی کیسے ہوتے ہیں؟

جواب(۱): بھلے آدمی سادہ مزاج ہوتے ہیں اور خدا نے انھیں جو کچھ دیا ہوتا ہے اُس پر راضی رہتے ہیں۔دنیا کی خواہشوں سے آزاد ہوتے ہیں اور سب کے ساتھ محبت وشفقت سے پیش آتے ہیں۔

سوال(۲): بُرے لوگوں کی کیا پہچان بتائی گئی ہے؟

جواب(۲): بُرے لوگ دوسروں کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ جھوٹ بولتے ہیں۔اُن کے دلّوں میں حسد کی آگ روشن ہوتی ہے۔ان کو سوائے اپنے مطلب کے کچھ اور نہیں سوجھتا۔اور دوسروں کا مال ہڑپ کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔

سوال(۳): بُری صحبت سے کیا نقصان پہنچتا ہے؟

جواب(۳): بُری صحبت سے انسان کو ہمیشہ تکلیف پہنچتی ہے۔

سوال(۴): نیک آدمی اپنے دشمنوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں؟

جواب(۴): نیک آدمی اپنے دشمنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں۔

(ب) معنی لکھئے اور جملوں میں استعمال کیجئے:

محاورات	معنی	جملے
سروں پر جگہ پانا	عزّت پانا	اچھا انسان ہمیشہ دوسروں کے سروں پر جگہ پاتا ہے۔
راضی رہنا	کسی سے خوش رہنا	اللہ تعالی اُن سے راضی رہتے ہیں جو نیک کام کرتے ہیں۔
ہڑپ کرنا	ضبط کرنا/ چھین لینا	میرے ہمسائے نے اپنے بھائی کی جائیداد ہڑپ کر لی۔
فکر میں رہنا	پریشان رہنا	فکر میں رہنے سے مُصیبت نہیں ٹلتی ہے۔
ٹھنڈی سانس بھرنا	آہیں بھرنا	پریشانی کے عالم میں ٹھندی سانسیں بھرنے سے بہتر ہے اللہ سے مدد مانگی جائے

(ج) الفاظ کی ضِد لکھئے:

لفظ	ضد		لفظ	ضد
(۱) جدید	قدیم	(۲)	آسمان	زمین
(۳) چاند	سورج	(۴)	جھوٹ	سچ
(۵) صحت مند	بیمار	(۶)	طاقت ور	کمزور
(۷) امیر	غریب	(۷)	عورت	مرد

شری رام چندر جی

خلاصہ:

رام چندر جی اجودھیا کے راجہ دشرت کے بیٹے تھے۔ راجہ دشرتھ کی تین رانیاں تھیں کوشلیا کیکی اور سمترا۔ دستور کے مطابق راجہ کے تخت کا وارث بڑا بیٹا ہوا کرتا تھا راجہ دشرت بھی اپنے بعد اپنا راج پاٹ رام چندر جی کو ہی سونپنا چاہتے تھے۔ جبکہ کیکی کو راجہ کی اس خواہش کا پتہ چلا تو وہ بڑی خفا ہوئیں۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ ان کا سوتیلا بیٹا رامچند راجودھیا پر راج کرے وہ اپنے حقیقی بیٹے بھرت کو راج گدی پر دیکھنا چاہتی تھی۔ کیکی نے راجہ دشرت کو مجبور کیا کہ وہ اپنے بیٹے رام چندر جی کو چودہ برس کے لیے بن باس بھیج دے۔ رام چندر جی نے اپنے والدین کے حکم کی تعمیل کی اور اجودھیا کو چھوڑ کر بن باس کے لئے نکل پڑے ان کے ہمراہ ان کی بیوی سیتا اور بھائی لکشمن بھی تھے۔ راجہ کی وفات کے بعد بھرت کو گدّی پر بیٹھنے کے لیے کہا گیا لیکن انہوں نے گدی پر بیٹھنے سے انکار کر دیا اور وہ جنگل میں رام چندر جی کو ڈھونڈنے کے لئے نکل پڑے۔ راون اور رام چندر جی کے بیچ خونریز لڑائی ہوئی جس میں رام چندر جی کی جیت ہوئی۔ اب رام چندر جی اور لکشمن سیتا جی کو لے کر اجودھیا پہنچے۔ ان کے پہنچنے پر بڑی خوشی منائی گئی اور دیپ مالا کی گئی۔ ہمارے ملک کے دو تہوار دسہرہ اور دیوالی راون پر رام چندر جی کی فتح اور اجودیہ واپسی کی یاد میں منائے جاتے ہیں۔

(الف) سوالات کے جوابات لکھیے:۔

سوال(۱): **شری رام چندر جی کے والد کا نام لکھیے؟**

جواب(۱): رام چندر جی کے والد کا نام راجہ دشرتھ تھا۔

سوال(۲): **راجہ دشرتھ کی رانیوں کے نام بتائیے؟**

جواب(۲): راجہ دشرت کی تین رانیاں تھیں ان کے نام ہیں کوشلیہ کیکی اور سمترا۔

سوال(۳): **رام چندر جی کو کیوں بن باس کا حکم ملا؟**

جواب(۳): رام چندر جی کو بن باس کا حکم اس لئے ملا کیونکہ راجہ دشرتھ کی دوسری رانی کیکی نے ایک بار راجہ کی جان بچائی تھی جس کے بدلے میں راجہ نے اس کی ایک مانگ پوری کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس لئے مجبوراً راجہ دشرتھ نے رام چندر جی کو بن باس کا حکم دیا۔

سوال(۴): **رام چندر جی نے راجہ دشرتھ کی وفات پر گدی پر بیٹھنے سے کیوں انکار کیا؟**

جواب(۴): رام چندر جی اپنے باپ کا حکم پورا کرنا چاہتے تھے اس لیے انھوں نے گدی پر بیٹھنے سے انکار کیا۔

سوال(۵): **سیتا کو جنگل سے کون اٹھا کر لے گیا؟**

جواب(۵): لنکا کا راجا راون سیتا کو جنگل سے اٹھا کر لے گیا۔

الفاظ	ضد	الفاظ	ضد
عزت	ذلت	نیک	بد
بہادر	بزدل	سچائی	جھوٹ
محبت	نفرت	جنگ	امن

گرامر

(الف) **اسم ذات کی باقی دو اقسام:**

اسم ظرف: اسم ظرف وہ اسم ہے جس میں کسی جگہ یا وقت کے معنی پائے جائیں۔ مثلاً: عیدگاہ، درگاہ، صبح، کل وغیرہ۔

اسم صوت: اسم صوت وہ اسم ہے جس میں کسی طرح کی آواز کے معنی پائے جائیں۔ مثلاً: چوں چوں (چڑیا کی آواز) چھم چھم (بارش کی آواز)، میاؤں میاؤں (بلّی کی آواز)

اسماء ظروف	اسماء اصوات
مدرسہ	چھم چھم (پانی کی آواز)
مسجد	قل قل (صراحی کی آواز)
باغ	میاؤں میاؤں (بلّی کی آواز)
ڈاکخانہ	کوکو (کوئل کی آواز)
عیدگاہ	کائیں کائیں (کوّے کی آواز)
شام	چوں چوں (چڑیا کی آواز)
قبرستان	سائیں سائیں (ہوا کی آواز)
رات	بھوں بھوں (کتّے کی آواز)
پھلواڑی	غٹرغوں غٹرغوں (کبوتر کی آواز)
دھوبی گھاٹ	میں میں (بکری کی آواز)

(ب)　　مضمون:　　کشمیر کے صحت افزا مقامات

کشمیر کی خوبصورتی بے مثال ہے اور اس خوبصورتی کو نکھارنے میں صحت افزا مقامات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(۱)　پہلگام:

یہ ایک مشہور خوبصورت صحت افزا مقام ہے۔ یہ سرینگر سے ۱۰۰اکلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں چیل اور دیودار کے درخت پائے جاتے ہیں۔ یہاں ایک نالہ بہتا ہے جسے نالہ ءلدر کہتے ہیں۔اس کا پانی صاف وشفاف ہے۔ یہاں ہر سال سیّاحوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔

(۲)　گلمرگ:

یہ سرینگر سے ۵۰ کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔ یہ خوبصورت پھولوں کی وادی ۴ میل لمبی اور آدھی میل چوڑی ہے۔صنوبر کے درخت وادی کو گھیرے اس طرح کھڑے ہیں گویا وادی کی حفاظت کیلئے قدرت نے پہرے دار لگا رکھے ہیں۔

(۳)　سونہ مرگ:

سونہ مرگ کے معنی ہیں سونے کی چراگاہ۔ یہ سرسبز اور بلند وبالا درختوں ، اونچے پہاڑوں اور سبزہ زاروں کے لئے کافی مشہور ہے۔

(۴)　یوسمرگ:

یہ بھی ایک مشہور صحت افزا مقام ہے۔ یہ سرینگر سے ۴۷ کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔

(۵) اچھہ بل:

یہاں مغل بادشاہوں کے وقت کا ایک خوبصورت باغ ہے۔ اس کے ایک طرف پہاڑ کے دامن میں ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ ہے جس میں ٹروٹ مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔

(ج) چھوٹے بھائی کے نام خط جس میں اُسے پڑھائی کی طرف دھیان دینے کی نصیحت کی گئی ہو۔

پیر باغ بڈگام

۱۰، جنوری ۲۰۲۶ء

پیارے عُمر!

السلام علیکم!

مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ پڑھائی سے جی چُراتے ہو اور اپنا سارا وقت کھیل کود میں صرف کرتے ہو۔ اس خبر سے مجھے بے حد تکلیف پہنچی۔ پیارے بھائی ایسا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ یہی عمر پڑھنے لکھنے کی ہے۔ اس وقت جتنی محنت کرو گے اتنا ہی آپ کا فائدہ ہے۔ اگر دلچسپی اور پوری توجہ کے ساتھ پڑھو گے تو کامیابی آپ کو ضرور ملے گی اور ایک اچھے انسان بنو گے۔

اُمید ہے کہ آپ میری نصیحت پر عمل کرو گے اور دل لگا کر پڑھو گے۔

آپ کی بہن

عائشہ